



سوال

(110) بسم اللہ کے اسرار اور آیت کریمہ میں لفظ **حِطَّة** کے کیا معنی ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا پہلا استفسار تو کتاب اللہ میں وارد بسم اللہ کے اسرار و آثار کے بارے میں ہے اور دوسرا استفساریہ ہے کہ آیت کریمہ **وَقُولُوا حِطَّةً نَفَرًا لَّكُمْ فَحِطُّوا** میں لفظ **حِطَّة** کے کیا معنی ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ ہر اہم کام کے وقت اس کا ذکر کیا جائے تاکہ اس کے نام سے برکت حاصل کی جائے، خیر کو حاصل کیا جائے اور شر کو دور کیا جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝۱ ... سورة العلق

”پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔“

وَإِذْ كَرَّمْنَا نَبِيَّكَ وَبَشَّلْنَا لِيَّتِهِ تَبَشُّلاً ۝۸ ... سورة المزمل

”تو اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کر اور تمام خلائق سے کٹ کر اس کی طرف متوجہ ہو جا۔“

حکم شریعت ہے کہ کھاتے پیتے، مباشرت کرتے، گھر میں داخل ہوتے، سوتے، سواری پر سوار ہوتے اور اترتے، لکھتے پڑھتے، اور اس طرح کے ہر اہم کام کے آغاز میں اللہ کا نام لیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام سے خیر و بھلائی حاصل ہوتی ہے، کراہت و بلاکت دور ہوتی ہے، رزق، فتح و نصرت اور مطلوب کے حاصل کرنے میں کامیابی ہوتی ہے۔ تھوڑی چیز پر اللہ کا نام لیا جائے تو وہ زیادہ ہو جاتی ہے۔ ڈر اور خوف کے وقت اللہ کا نام لیا جائے تو وہ دور ہو جاتا ہے لیکن ضروری ہے کہ اللہ کا نام لینے والا اخلاص اور یقین کے ساتھ یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نام سے مدد حاصل کرتا، رحم طلب کرتا اور اپنے کاموں کو شروع کرتا ہوں... الخ۔

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو حکم دیا تھا کہ بیت المقدس میں داخل ہوتے وقت **حِطَّة** پڑھنا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ! ہماری خطاؤں سے درگزر کرنا اور ہمارے گناہوں کو معاف فرمادینا۔ مگر انہوں نے اس کلمہ کو بدل کر **حِطَّة** کہنا شروع کر دیا، جس کے معنی یہ ہیں کہ ہمیں گندم عطا فرما۔



حذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 102

محدث فتویٰ